سوال

(209) نقد خرید و فروخت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عرصہ ہوا محترم شیخ محمد سعید ملتانی نےاپنے کاروبار کے متعلق لکھا تھا کہ میں کپڑے کا کاروبار کرتا ہوں ہمارا کاروبار خرید وفروخت میں نقد اور ادھار پر منحصر ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں چند ایک سوالات ہیں۔ جن کی وضاحت درکار رہے آج بھی اس وضاحت کی ضرورت محسوس کیجاتی ہے اس بنا پر یہ سوالات مع جوابات پیش خدمت ہیں :

ہمارے پاس گاہگ آیا اس نے ہم سے ریٹ پوچھا اور نقد رقم کی ادائیگی پر ہم سے مال لیا اور چلا گیا اس سودے بازی میں ہماری کوشش ہوتی ہے۔ کہ زیادہ نفع کمایا جائے۔ اور گاہک کی کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ رعایت لی جائے اس سلسلے میں شرعی طور پر ہم کس شرح سے نفع لے سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسلام میں خرید و فروخت کرنا جائز ہونے کی چند ایک شرائط حسب زیل ہیں :

1۔ فریقین باہمی رضامندی سے سودا کریں۔

2۔ فروخت کردہ اشیاء اوران کا معاوضہ مجهول نہ ہو۔

3۔ قابل فروخت چیز فروخت کنندہ کی ملکیت ہو اور وہ اسے خریدار کے حوالے کرنے پر قادر ہو۔

4۔ فروخت کردہ چیز میں کسی قسم کا کوئی عیب چھپا ہوا نہ ہو۔

5۔ کسی حرام چیز کی خرید وفروخت نہ ہو۔

6۔ کاروبار میں سودی لین دین بطور حیلہ نہ جائز قرار دیا گیا ہو۔

7۔ اس خرید وفروخت میں کسی فریق کو دھوکا دینا مقصود نہ ہو۔

8۔ تجارتی لین دین میں حق رجوع برقرار رکھا گیا ہو۔

اگر مذکورہ بالا شرائط کسی خرید وفروخت میں پائی جاتی ہیں تو وہ جائز اور حلال ہے۔ لیکن اسلام میں کوئی شرح منافع مقرر نہیں ہے البتہ کسی کی مجبوری سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ بلکہ ایک دوسرے کے لئے ہمدردی اور ایثار کے جذبات ہونے چاہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے 100٪ نفع کمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اسے برقرار رکھا بلکہ ان کے لئے خیر وبرکت کی دعا فرمائی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک دینار دیا تاکہ وہ آپ کے لئے ایک بکری خرید کر لائے۔ اس نے منڈی سے ایک دینار کی دو بکریاں خریدیں پھر ان میں سے ایک کو ایک دینار کے عوض فروخت کردیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نفع کا ایک دینار اور خرید کردہ بکری پیش کردی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے خیر وبرکت کی دعا فرمائی۔ اس دعا کا یہ اثر تھا کہ وہ اگر مٹی بھی خریدلیتے تو اس سے نفع کماتے۔ (صحیح بخاری: مناقب 3642)

اسی طرح حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار دیا تاکہ وہ اس سے قربانی کا جانور خرید لائے انہوں نے ایک بکری ایک دینار کے عوض خریدی راستے میں انھیں ایک گاہک ملا اسے وہ دو دینار کے عوض فروخت کردی۔ وہ دوبارہ منڈی گئے وہاں سے ایک دینار کے عوض ایک اور بکری خریدی اور حاصل کردہ نفع اور خرید کردہ بکری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کردی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاصل کردہ نفع ایک دینار بھی صدقہ کردینے کا حکم فرمایا۔ (ابو داؤد البیوع 33386)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ شرح منافع کا شریعت نے کوئی تعین نہیں کیا ہے۔ فریقین باہمی رضا مندی سے خرید وفروخت کرنے کے مجاز ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:238